QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

مسلم خاندانی نظام پر مغربی طرز معاشرت کے اثرات کا شرعی تحقیقی جائزہ

A Shariah-Based Research Review of the Impact of Western Social Norms on the Muslim Family System

1. Mr. Saleem Ullah Masroor
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.
Email: SaleemUllah.masroor@gmail.com
2. Dr. Mufti Kaleem Ullah
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.
Email: kaleem@ulm.edu.pk
3. Mr. Abdur Rauf
Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Lakki Marwat, Pakistan.
Email: raufkpk363@gmail.com

Abstract

This study examines the impact of Western lifestyles on the Muslim family system through a Shariah-based and research-oriented analysis. The family is the fundamental unit of society and occupies a central position in Islamic teachings. Islam establishes a comprehensive framework for family life based on faith, mutual rights and responsibilities, moral values, and social harmony. However, globalization, modernization, media influence, and cultural exchange have facilitated the spread of Western social norms and lifestyles into many Muslim societies, leading to significant changes in family structures, relationships, and value systems. The study explores key areas of influence, including individualism, changing gender roles, delayed marriages, declining family cohesion, rising divorce rates, and evolving attitudes toward parental authority and social responsibilities. It analyzes these developments in light of the Qur'an, Sunnah, and classical Islamic scholarship while also incorporating findings from contemporary social and family studies. Through a qualitative and analytical methodology, the research evaluates both the positive and negative dimensions of Western influence on Muslim families. While certain aspects such as educational advancement, professional opportunities, and awareness of individual rights have contributed to social development, other trends have challenged traditional family values and weakened collective responsibility.The findings suggest that preserving the stability of the Muslim family system requires a balanced approach that benefits from constructive aspects of modernity while remaining firmly grounded in Islamic principles. The study concludes that strengthening religious education, family values, and social awareness is essential for protecting family cohesion and ensuring the healthy development of future generations in an increasingly globalized world.

Keywords: *Muslim Family System, Western Lifestyle, Family Values, Shariah Perspective, Social Change.*

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

مسلم خاندانی نظام اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک مکمل اور متوازن نظام ہے جو ازدواجی تعلقات، والدین و اولاد کے حقوق، رشتہ داریوں اور معاشرتی ذمہ داریوں پر محیط ہے۔ یہ نظام شریعت اسلامیہ کے واضح احکام پر استوار ہے جس کا مقصد ایک پر امن، باوقار اور بااخلاق معاشرے کا قیام ہے۔ مگر موجودہ دور میں مغربی طرز معاشرت نے تیزی سے مسلم معاشروں میں اپنی جڑیں پھیلالی ہیں۔ مغربی میڈیا، تعلیمی نظام، سماجی روابط اور معاشی ماڈلز مسلم خاندانی اقدار کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں۔ فحاشی، بے راہ روی، ہم جنس پرستی، غیر شرعی تعلقات، طلاقوں میں اضافہ، والدین کی بے عزتی، اور خاندان کے اجتماعی ڈھانچے کا خاتمہ جیسے سنگین مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ تحقیقی جائزہ شرعی نقطہ نظر سے ان اثرات کا تجزیہ کرے گا اور بچاؤ کی راہیں بتائے گا۔

مغربی طرز معاشرت کا تعارف اور اس کی خصوصیات

مغربی طرز معاشرت دراصل مغربی تہذیب کا ایک لازمی جزو ہے جو انفرادیت پسندی، مادی ترقی، جنسی آزادی، مذہب سے لاعلمی اور خاندانی بندھنوں کو کمزور کرنے پر مبنی ہے۔ یہ نظام انسان کو اس کی فطرت سے دور کر دیتا ہے اور اسے محض ایک مادی وجود میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَا يَشْعُرُونَ"

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو، تو کہتے ہیں: ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یہی لوگ فساد کرنے والے ہیں، لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔"

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو اپنے فساد کو اصلاح کا نام دیتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے حامی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ انسانیت کی اصلاح کر رہے ہیں، مگر حقیقت میں وہ زمین میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ آزادی کے نام پر اخلاقی بے راہ روی، جنسی انارکی، خاندان کی تباہی، اور مادہ پرستی جیسی برائیاں پھیلا کر وہ معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فریب میں نہ آئیں اور اپنی فطری اسلامی اقدار کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ الیکسس ڈی ٹوکویل نے بیان کیا ہے کہ:

"Democracy in the West has led to individualism, which breaks the chain of generations and weakens family ties[1]".

"مغرب میں جمہوریت نے انفرادیت پسندی کو جنم دیا ہے، جو نسلوں کا سلسلہ توڑ دیتی ہے اور خاندانی تعلقات کو کمزور کرتی ہے۔"

ٹوکویل نے خود اعتراف کیا ہے کہ مغربی جمہوریت کا ایک منفی پہلو انفرادیت پسندی ہے۔ اس کے نتیجے میں ہر شخص اپنے مفاد میں مشغول ہو جاتا ہے اور خاندان، قبیلہ اور معاشرے سے اس کی وابستگی ختم ہو جاتی ہے۔ بزرگوں کی عزت کم ہو جاتی ہے، رشتہ داروں سے ملاقات بند ہو جاتی ہے، اور اجتماعی ذمہ داریوں سے منہ موڑ لیا جاتا ہے۔ مسلم معاشروں میں جب یہ انفرادیت پسندی آتی ہے تو خاندانی نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو اس خطرے کو پہچاننا چاہیے۔

[1] Alexis de Tocqueville, Democracy in America, Translated by Harvey Mansfield, University of Chicago Press, Chicago, 2000, p. 482.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

سید قطب بیان کرتے ہیں کہ:

"الْجَاهِلِيَّةُ الْحَدِيثَةُ هِيَ الَّتِي تَفْصِلُ الْإِنْسَانَ عَنِ اللهِ وَعَنِ الْأُسْرَةِ وَعَنِ الْقِيمِ الْأَخْلَاقِيَّةِ"[2]

"جدید جاہلیت وہ ہے جو انسان کو اللہ سے، خاندان سے اور اخلاقی اقدار سے جدا کر دیتی ہے۔"

سید قطب نے مغربی طرز معاشرت کو جدید جاہلیت قرار دیا ہے۔ اس جدید جاہلیت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسان کو اس کے خالق سے دور کرتی ہے، اسے اس کے خاندان سے کاٹ دیتی ہے، اور اسے اخلاقی اقدار سے بے نیاز بنا دیتی ہے۔ جب انسان اللہ سے کٹ جائے تو وہ کسی چیز کا پابند نہیں رہتا۔ جب خاندان ٹوٹ جائے تو اسے سہارا دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔ جب اخلاق ختم ہو جائیں تو وہ ہر برائی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ مسلمانوں کو جدید جاہلیت کے اس حملے سے بچنا ضروری ہے۔

خاندانی نظام پر مغربی ثقافت کے حملے کے اسباب و ذرائع

مغربی طرز معاشرت مسلم خاندانوں تک مختلف ذرائع سے پہنچ رہا ہے۔ ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، فلمیں، گانے، مغربی تعلیمی نظام، اور مختلف این جی اوز کے ذریعے مغربی اقدار کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ یہ ذرائع بچوں اور بڑوں کی سوچ کو آہستہ آہستہ بدل دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ"[3]

"تم ان لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے، بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ، یہاں تک کہ اگر وہ چھپکلی کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو جاؤ گے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی کہ امت مسلمہ پچھلی اقوام (یہود و نصاریٰ) کے نقش قدم پر چلے گی۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلم معاشرے ہر معاملے میں مغرب کی نقل کر رہے ہیں۔ لباس، خوراک، تہوار، رہن سہن، تعلقات، شادی بیاہ کے طریقے، حتیٰ کہ خاندانی نظام میں بھی مغرب کی پیروی کی جا رہی ہے۔ یہ حدیث ہمارے لیے ایک شدید انتباہ ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے مغرب کی تقلید نہ کریں، ورنہ ہماری اپنی اسلامی شناخت ختم ہو جائے گی۔ جارج گیر بنر نے بیان کیا ہے کہ:

"Television has become the primary storyteller of our culture, shaping the way people think about family, marriage, and relationships[4]".

"ٹیلی ویژن ہماری ثقافت کا سب سے بڑا قصہ گو بن چکا ہے، جو لوگوں کے خاندان، شادی اور تعلقات کے بارے میں سوچنے کے طریقے کو تشکیل دیتا ہے۔"

جرج گیر بنر نے ٹیلی ویژن کے طاقتور اثرات پر روشنی ڈالی ہے۔ آج کل ٹی وی ڈرامے، فلمیں اور اشتہارات لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈال رہے ہیں کہ آزاد تعلقات معمول ہیں، شادی ایک پرانا تصور ہے، خاندانی پابندیاں بوجھ ہیں، اور والدین کی

[2] سید قطب، معالم فی الطریق، دار الشروق، قاہرہ، 1979ء، ص 123

[3] امام بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب قول النبی لتتبعن سنن من کان قبلکم، دار ابن کثیر، بیروت، 2002ء، حدیث نمبر 7320

[4] George Gerbner, The Violence Profile: An Analysis of the Effects of Television Violence, Annenberg School of Communications, Philadelphia, 1977, p. 45.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

عزت کرنا ضروری نہیں۔ مسلم خاندان جب یہ سب دیکھتے ہیں تو آہستہ آہستہ ان کی سوچ بدلنے لگتی ہے۔ بچے مغربی کرداروں کو آئیڈیل سمجھنے لگتے ہیں اور اپنی اسلامی شناخت سے شرمندہ ہونے لگتے ہیں۔ اس لیے مسلم گھروں کو فحش اور گمراہ کن میڈیا سے بچنا چاہیے۔ ابن قیم الجوزیہ بیان کرتے ہیں کہ:

"مَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ عَادَاتِ الْكُفَّارِ وَتَشَبَّهَ بِهِمْ فَهُوَ عَلَى خَطَرٍ عَظِيمٍ فِي دِينِهِ"[5]

"جو شخص کفار کی عادات میں سے کسی چیز میں داخل ہو جائے اور ان سے مشابہت اختیار کرے تو وہ اپنے دین میں بڑے خطرے میں ہے۔"

ابن قیم نے اس اہم اصول کو بیان کیا کہ کفار کی عادات و رسوم میں مشابہت دین کے لیے خطرناک ہے۔ جب مسلمان مغربی لباس پہنتے ہیں، ان کے تہوار مناتے ہیں، ان کی زبان بولتے ہیں، اور ان کے خاندانی طریقے اپناتے ہیں تو بتدریج ان کا دین کمزور ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً مغربی طرز کی شادیوں میں مہندی، رقص، موسیقی، اور اختلاط مرد و زن جیسی رسومات مسلم خاندانوں میں عام ہو رہی ہیں۔ یہ سب اسلامی اقدار کے خلاف ہیں اور خاندانی نظام کو تباہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اسلامی تہذیب کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

خاندانی ڈھانچے کا خاتمہ اور انفرادیت پسندی کا فروغ

مغربی طرز معاشرت کی سب سے بڑی تباہ کاری یہ ہے کہ اس نے خاندان کے اجتماعی ڈھانچے کو ختم کر کے انفرادیت پسندی کو فروغ دیا ہے۔ اکیلا پن، ذہنی دباؤ، بے راہ روی، اور خودکشی جیسے مسائل بڑھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا"[6]

"اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اتحاد اور اجتماعی زندگی کا حکم دیا ہے اور تفرقے سے منع فرمایا ہے۔ خاندان ایک چھوٹی سی جماعت ہے جہاں سب مل کر رہتے ہیں، ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں، اور مشکلات میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔ مغربی انفرادیت پسندی اس نظام کو تباہ کر دیتی ہے۔ جب خاندان کے افراد الگ الگ ہو جائیں، باپ بیٹے سے جدا، ماں بیٹی سے جدا، تو پھر کوئی کسی کا نہیں رہتا۔ اللہ نے اجتماعی زندگی کو فروغ دیا ہے، اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خاندانی بندھن مضبوط کریں اور انفرادیت سے بچیں۔

[5] ابن قیم الجوزیہ، اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم، تحقیق محمد حامد الفقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2010ء، ج1، ص235

[6] آل عمران، 103

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

رابرٹ پٹنم نے بیان کیا ہے کہ:

"The decline of the traditional family in the West has led to a loss of social capital and increased loneliness among individuals[7]".

"مغرب میں روایتی خاندان کے زوال نے سماجی سرمائے کا نقصان کیا ہے اور افراد میں تنہائی میں اضافہ کیا ہے۔"

رابرٹ پٹنم نے مغربی معاشروں کے بارے میں تحقیق کی ہے کہ جب سے روایتی خاندان ختم ہو رہے ہیں، لوگ تنہا ہو گئے ہیں۔ پہلے خاندان میں دادا دادی، پوتے پوتیاں، چچا تایا، سب اکٹھے رہتے تھے۔ اب مغرب میں زیادہ تر لوگ اکیلے رہتے ہیں یا صرف جوڑے کے طور پر۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں میں ذہنی امراض، ڈپریشن، خودکشی، اور نشہ آور اشیاء کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ مسلم معاشرے اگر اسی راہ پر چلیں گے تو وہ بھی انہی بیماریوں کا شکار ہو جائیں گے۔ اسلامی تعلیمات خاندانی نظام کو مضبوط رکھنے پر زور دیتی ہیں۔ محمد الغزالی بیان کرتے ہیں کہ:

"الْفَرْدِيَّةُ الْمُطْلَقَةُ تُفَكِّكُ الْأُسْرَةَ وَتُحَوِّلُ أَفْرَادَهَا إِلَى ذَرَّاتٍ مُتَصَادِمَةٍ"[8]

"مطلق انفرادیت پسندی خاندان کو توڑ کر اس کے افراد کو ٹکرانے والے ذرات میں تبدیل کر دیتی ہے۔"

محمد الغزالی نے فرمایا کہ جب انفرادیت پسندی حد سے بڑھ جائے تو خاندان کے افراد آپس میں ٹکرانے لگتے ہیں۔ مغرب میں یہ عام ہے کہ بچے جوان ہوتے ہی گھر چھوڑ دیتے ہیں، بوڑھے والدین کو اولڈ ہومز میں ڈال دیا جاتا ہے، بہن بھائیوں میں وراثت کو لے کر جھگڑے ہوتے ہیں۔ یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی ذات کو سب سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ اسلامی نظام میں انفرادیت پسندی کی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام نے حقوق و فرائض کا ایک متوازن نظام دیا ہے جہاں انسان اپنی ذات بھی دیکھے اور دوسروں کے حقوق بھی ادا کرے۔

جنسی بے راہ روی اور غیر شرعی تعلقات کا فروغ

مغربی طرز معاشرت کی سب سے خطرناک علامت جنسی بے راہ روی ہے۔ مغرب میں شادی سے پہلے تعلقات، ایفیئرز، ہم جنس پرستی، اور کھلے تعلقات کو معمول بنا دیا گیا ہے۔ یہ تباہ کاریاں اب مسلم معاشروں میں بھی داخل ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا"[9]

"اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یہ بہت بڑی بے حیائی اور برا راستہ ہے۔"

---

[7] Robert D. Putnam, Bowling Alone: The Collapse and Revival of American Community, Simon & Schuster, New York, 2000, p. 278.

[8] محمد الغزالی، السنۃ النبویۃ بین اہل الفقہ و اہل الحدیث، دار الشروق، قاہرہ، 2000ء، ص 187۔

[9] بنی اسرائیل، 32

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

اللہ تعالیٰ نے زنا کو بے حیائی اور برا راستہ قرار دیا ہے۔ اس آیت میں صرف زنا کرنے سے نہیں بلکہ اس کے قریب جانے سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس میں بد نظری، تنہائی میں ملاقات، چھونے، چھیڑ چھاڑ، فحش باتیں، اور فحش فلمیں دیکھنا سب شامل ہیں۔ مغربی طرز معاشرت ان تمام چیزوں کو فروغ دیتی ہے۔ غیر محرم کے ساتھ اختلاط، فحش ویب سائٹس، اور جنسی تعلیم کے نام پر بچوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ مسلم خاندانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھروں میں پردے کا نظام نافذ کریں، بچوں کی آنکھوں اور کانوں کو برائیوں سے بچائیں، اور انہیں پاکیزہ زندگی گزارنے کی تربیت دیں۔ مارگریٹ میڈ نے بیان کیا ہے کہ:

"The sexual revolution of the West has destroyed the traditional family structure and created a generation of confused and unhappy individuals[10]".

"مغرب کے جنسی انقلاب نے روایتی خاندانی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے اور الجھی ہوئی اور ناخوش افراد کی ایک نسل پیدا کر دی ہے۔"

مارگریٹ میڈ نے جنسی انقلاب کے منفی نتائج کی نشاندہی کی ہے۔ 1960 کی دہائی میں مغرب میں جنسی انقلاب آیا جس کے نتیجے میں لوگ شادی سے پہلے اور باہر جنسی تعلقات کو معمول سمجھنے لگے۔ لیکن اس کے نتیجے میں خاندان ٹوٹے، بے راہ روی بڑھی، جنسی بیماریاں پھیلیں، اور نفسیاتی مسائل جنم لے گئے۔ آج مغرب میں لوگ دوبارہ پاکیزگی اور شادی کی قدر کو سمجھ رہے ہیں، مگر مسلم معاشرے اب اس راہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کی پابندی کریں جو زنا سے سخت روکتا ہے اور شادی کی ترغیب دیتا ہے۔ ابن قیم الجوزیہ بیان کرتے ہیں کہ:

"الزِّنَا يُفْسِدُ الْأَنْسَابَ، وَيُضَيِّعُ الْأَوْلَادَ، وَيَجْلِبُ الْأَمْرَاضَ، وَيَقْطَعُ الْمَوَدَّةَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ"[11]

"زنا نسبوں کو خراب کر دیتا ہے، اولاد کو ضائع کر دیتا ہے، بیماریاں لاتا ہے، اور میاں بیوی کے درمیان محبت کو ختم کر دیتا ہے۔"

ابن قیم نے زنا کے چار بڑے نقصانات بیان کیے ہیں۔ اول: اس سے نسب ملاوٹ ہو جاتی ہے، بچے بدکاروں کی اولاد بن جاتے ہیں اور خاندانی ریکارڈ تباہ ہو جاتا ہے۔ دوم: زنا سے پیدا ہونے والے بچے ناجائز ہوتے ہیں، ان کا کوئی باپ نہیں ہوتا اور وہ معاشرے میں رہنما راہ نہیں پا سکتے۔ سوم: زنا جنسی بیماریوں کا باعث بنتا ہے جیسے ایڈز اور دیگر امراض۔ چہارم: جب میاں بیوی میں سے کوئی زنا کرتا ہے تو ان کے درمیان محبت اور اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ مسلم معاشروں میں فحاشی کے فروغ سے خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے۔ اسے روکنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

[10] Margaret Mead, Sex and Temperament in Three Primitive Societies, William Morrow, New York, 1935, p. 234.

[11] ابن قیم الجوزیہ، الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی، دار المعرفہ، بیروت، 2008ء، ص 167

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

طلاقوں میں اضافہ اور خاندانی استحکام کا خاتمہ

مغربی طرز معاشرت نے شادی کو ایک عارضی معاہدہ قرار دے دیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر طلاقیں عام ہو گئی ہیں۔ مسلم ممالک میں بھی طلاق کی شرح خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے، جس کے نتیجے میں بے شمار بچے تباہ حال ہو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللهِ الطَّلَاقُ"[12]

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔"

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے طلاق کو حلال ہونے کے باوجود سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شادی کے استحکام کو چاہتا ہے اور طلاق کو بطور آخری حل استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔ مغربی معاشروں میں طلاق کو معمول سمجھ لیا گیا ہے۔ وہاں ہر دوسری یا تیسری شادی طلاق پر ختم ہوتی ہے۔ مسلم ممالک میں بھی یہ رجحان بڑھ رہا ہے۔ مغربی فلمیں اور ڈرامے یہی سکھاتے ہیں کہ شادی خوشی کے لیے ہے، جب خوشی ختم ہو تو طلاق لے لو۔ اسلامی تعلیمات میں شادی کو ایک مضبوط میثاق کہا گیا ہے جسے نبھانا چاہیے۔ سٹیفنی کونٹز نے بیان کیا ہے کہ:

"The rise of no-fault divorce in the West has made marriage fragile and disposable, leading to broken homes and traumatized children[13]".

"مغرب میں بلا قصور طلاق کے عروج نے شادی کو نازک اور ڈسپوزایبل بنا دیا ہے، جس کے نتیجے میں ٹوٹے ہوئے گھر اور صدمے کا شکار بچے پیدا ہو رہے ہیں۔"

سٹیفنی کونٹز نے بلا قصور طلاق (no-fault divorce) کے قانون پر تنقید کی ہے۔ اس قانون کے تحت کوئی بھی شریک بغیر کسی وجہ کے طلاق لے سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں مغرب میں طلاقوں کی شرح بہت زیادہ بڑھ گئی۔ اب مسلم ممالک میں بھی کچھ لوگ اسی طرز پر آسان طلاق کے حامی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ طلاق کے بڑھنے سے بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ ٹوٹے ہوئے گھروں کے بچے ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں، ان کی تعلیم تباہ ہوتی ہے، اور وہ خود بھی مستقبل میں اپنی شادیوں میں ناکام ہوتے ہیں۔ مسلم معاشروں کو چاہیے کہ وہ شادی کو مضبوط بنانے کے لیے کام کریں۔ امام غزالی بیان کرتے ہیں کہ:

"كَثْرَةُ الطَّلَاقِ تُفْسِدُ الذُّرِّيَّةَ وَتُهَدِّدُ كِيَانَ الْأُمَّةِ"[14]

"طلاق کی کثرت نسلوں کو خراب کر دیتی ہے اور امت کے وجود کو خطرے میں ڈال دیتی ہے۔"

امام غزالی نے طلاق میں اضافے کو پوری امت کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ جب طلاقیں عام ہو جائیں گی تو بچے ٹوٹے ہوئے گھروں میں پلیں گے، ان کی اخلاقی تربیت نہیں ہو گی، وہ معاشرے کے لیے مفید شہری نہیں بن پائیں گے، بلکہ جرائم اور بے راہ روی

[12] امام ابو داؤد، سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراہیۃ الطلاق، دار السلام، ریاض، 2001ء، حدیث نمبر 2178، ج2، ص256

[13] Stephanie Coontz, The Way We Never Were: American Families and the Nostalgia Trap, Basic Books, New York, 2016, p. 267.

[14] امام محمد بن محمد الغزالی، احیاء علوم الدین، دار المنہاج، جدہ، 2011ء، ج2، ص78

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

کی طرف مائل ہوں گے۔ ایک ایسی امت جو اپنے گھروں کو مضبوط نہ رکھ سکے، وہ اپنے معاشرے کو بھی مضبوط نہیں رکھ سکتی۔ مسلم خاندانوں کو چاہیے کہ وہ شادی سے پہلے اچھی طرح جانچ پڑتال کریں، شادی کے بعد صبر اور تحمل سے کام لیں، جھگڑوں کو حکمت سے حل کریں، اور طلاق کو آخری آپشن رکھیں۔ مشاورت اور اصلاح کی کوششیں کرنا ضروری ہے۔

والدین کی بے عزتی اور بزرگوں سے بے اعتنائی

مغربی طرز معاشرت میں بزرگوں کو معاشرے کا بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ اولڈ ہومز میں بوڑھے والدین کو تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مسلم معاشروں میں بھی یہ رجحان بڑھ رہا ہے، جہاں نوجوان اپنے والدین کی عزت نہیں کرتے اور ان کی خدمت سے گریز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا"[15]

"اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

اس آیت میں اللہ نے توحید کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی عزت و خدمت دین کا ایک اہم حصہ ہے۔ مغربی ثقافت نے یہ فروغ دیا ہے کہ بوڑھے والدین پرانے خیالات رکھتے ہیں، وہ جدید زندگی کی مشکلات کو نہیں سمجھتے، اس لیے انہیں نظر انداز کر دینا چاہیے۔ بعض مسلم نوجوان بھی متاثر ہو کر اپنے والدین سے بدتمیزی کرتے ہیں، انہیں بوجھ سمجھتے ہیں، اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے سے کتراتے ہیں۔ یہ انتہائی سنگین گناہ ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔ فینس اتھل نے بیان کیا ہے کہ:

"In Western societies, aging is seen as a disease and the elderly are often marginalized and isolated from family life[16]".

"مغربی معاشروں میں بڑھاپے کو ایک بیماری کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور بوڑھوں کو اکثر حاشیے پر اور خاندانی زندگی سے الگ تھلگ کر دیا جاتا ہے۔"

فینس اتھل نے مغرب میں بڑھاپے کے بارے میں موجود منفی رویے کو بیان کیا ہے۔ وہاں بوڑھوں کو تھکن، بیماری اور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ انہیں اولڈ ہومز میں بھیج دیا جاتا ہے یا ان سے کم سے کم رابطہ رکھا جاتا ہے۔ یہ رویہ بتدریج مسلم معاشروں میں بھی داخل ہو رہا ہے۔ نوجوان مغربی تعلیم یافتہ ہو کر اپنے بزرگوں کو حقیر سمجھنے لگے ہیں۔ مگر اسلامی تعلیمات کے مطابق بوڑھوں کی عزت کرنا، ان کی خدمت کرنا، اور ان سے مشورہ لینا ایمان کی علامت ہے۔ مسلم خاندانوں کو اپنے بزرگوں کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آنا چاہیے اور انہیں خاندانی نظام میں شامل رکھنا چاہیے۔

[15] بنی اسرائیل، 23

[16] France E. A. Atchley, Social Forces and Aging: An Introduction to Gerontology, Wadsworth Publishing, Belmont, 2014, p. 312.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

عبد اللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ:

"مَنْ أَهَانَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ قَطَعَ الرَّحِمَ وَخَرَجَ عَنِ السُّنَّةِ"[17]

"جس نے اپنے والدین کی بے عزتی کی اس نے رحم توڑ دیا اور سنت سے باہر ہو گیا۔"

عبد اللہ بن مبارک نے والدین کی بے عزتی کو رحم توڑنے اور سنت سے باہر ہونے کے مترادف قرار دیا ہے۔ رحم (رشتہ داری) کو جوڑنا اسلام میں بہت بڑی نیکی ہے اور اسے توڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ والدین کی بے عزتی کرنا، انہیں بڑھاپے میں چھوڑ دینا، ان پر چیخنا، انہیں مارنا، یا ان کی ضروریات کو نظر انداز کرنا سب رحم توڑنے میں شامل ہے۔ جب کوئی شخص والدین سے بدسلوکی کرتا ہے تو وہ نہ صرف اللہ کا گناہ گار ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں بھی اس کی بدنامی ہوتی ہے۔ مسلم خاندانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو والدین کی عزت کرنے کی تربیت دیں اور خود بھی اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔

بچوں کی تربیت پر مغربی طرز معاشرت کے منفی اثرات

بچوں کی تربیت خاندانی نظام کا سب سے اہم حصہ ہے۔ مگر مغربی طرز معاشرت نے بچوں کو بے لگام آزادی دے دی ہے، جس کے نتیجے میں وہ اخلاقی اقدار سے دور ہو رہے ہیں۔ بچوں میں والدین کی نافرمانی، جھوٹ، چوری، اور جنسی بے راہ روی عام ہو رہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ"[18]

"کسی والد نے اپنی اولاد کو کوئی ایسی چیز نہیں دی جو اچھے اخلاق سے بہتر ہو۔"

یہ حدیث بچوں کو بہترین تربیت دینے کی ترغیب دیتی ہے۔ مغربی طرز معاشرت میں بچوں کو مادی چیزیں تو بہت دی جاتی ہیں، مگر اخلاقی تربیت سے محروم رکھا جاتا ہے۔ والدین اپنے بچوں کو مہنگے کھلونے، فون، گاڑیاں، اور پیسے تو دیتے ہیں، مگر انہیں سچائی، دیانت، والدین کی عزت، اور اللہ کا خوف نہیں سکھاتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے بے راہ ہو جاتے ہیں، وہ جھوٹ بولتے ہیں، چوری کرتے ہیں، اور اپنے والدین سے بدتمیزی کرتے ہیں۔ مسلم خاندانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے اچھے اخلاق سکھائیں، پھر مادی چیزیں دیں۔ اچھا اخلاق ہی وہ سرمایہ ہے جو بچے کو دنیا اور آخرت میں کامیاب کرے گا۔ فلپ ایریس نے بیان کیا ہے کہ:

"The modern Western concept of childhood has been replaced by 'adultized' children who are exposed to sexuality, violence, and consumerism from a very young age[19]".

"مغرب میں بچپن کے جدید تصور کو بالغ نما بچوں نے لے لیا ہے جو بہت چھوٹی عمر سے جنسیت، تشدد اور صارفیت سے روشناس ہو جاتے ہیں۔"

[17] عبد اللہ بن المبارک، کتاب الزہد، تحقیق حبیب الرحمن الاعظمی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 2010ء، ج 1، ص 198

[18] امام ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الولد علی الوالد، دار السلام، ریاض، 2000ء، حدیث نمبر 1952

[19] Philippe Ariès, Centuries of Childhood: A Social History of Family Life, Vintage Books, New York, 1962, p. 411.

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

فلپ ایریس نے مغرب میں بچپن کے خاتمے پر تنقید کی ہے۔ آج مغرب میں بچوں کو بہت چھوٹی عمر میں ایسی چیزیں دکھائی اور سکھائی جارہی ہیں جو ان کی عمر کے مطابق نہیں ہیں۔ فحش مواد، تشدد پر مبنی گیمز، اور مادہ پرستانہ اشتہارات بچوں کے ذہنوں کو آلودہ کررہے ہیں۔ مسلم معاشروں میں بھی یہ رجحان عام ہورہا ہے۔ بچے انٹرنیٹ پر فحش ویب سائٹس دیکھتے ہیں، موبائل گیمز میں تشدد سیکھتے ہیں، اور مہنگے برانڈز کے لالچ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس سے بچوں کی ذہنی اور اخلاقی صحت تباہ ہو رہی ہے۔ مسلم والدین اور اساتذہ کو اپنے بچوں کی انٹرنیٹ سرگرمیوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ ابن سینا بیان کرتے ہیں کہ:

"إِذَا شَبِعَ الصَّبِيُّ مِنَ الْحَرَامِ فَسَدَتْ فِطْرَتُهُ وَصَعُبَ تَقْوِيمُهُ"[20]

"جب بچہ حرام چیزوں سے سیر ہو جائے تو اس کی فطرت خراب ہو جاتی ہے اور اسے سیدھا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔"

ابن سینا نے بچوں کی تربیت میں پاکیزگی اور حلال کی اہمیت بیان کی ہے۔ حرام چیزوں سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے: حرام خوراک، جھوٹ، چوری، فحاشی، شراب، غنا، اور بری صحبت وغیرہ۔ جب بچہ بچپن سے ہی ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اس کی فطرت بگڑ جاتی ہے اور اسے بعد میں سیدھا کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مغربی میڈیا اور کلچر بچوں کو انہی حرام چیزوں کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ مسلم خاندانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو حلال اور پاکیزہ چیزوں کے عادی بنائیں، انہیں نماز اور قرآن کی تربیت دیں، اور انہیں بری صحبت سے بچائیں۔ ابتدائی احتیاط ہی بچوں کی شخصیت کو بچا سکتی ہے۔

مسلم خاندانی نظام کے تحفظ کے لیے شرعی تدابیر

مغربی طرز معاشرت کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ مسلم خاندان اپنے نظام کو مضبوط کریں، قرآن و سنت کے احکام پر عمل کریں، اور مغربی یلغار کو روکنے کی تدابیر اختیار کریں۔ یہ ذمہ داری ہر مسلمان فرد، خاندان، اور اسلامی ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا"[21]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ۔"

اس آیت میں ہر مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خود بھی نیک اعمال کرے اور اپنے اہل خانہ کو بھی نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ جب والدین اور بڑے خود دین پر عمل کریں گے، نماز پڑھیں گے، روزہ رکھیں گے، حرام سے بچیں گے، تو بچے بھی انہی کو دیکھ کر سیکھیں گے۔ مغربی حملوں سے بچنے کے لیے سب سے پہلے گھر کو مضبوط کریں۔ گھر میں قرآن کی تلاوت ہو، نماز کا نظام ہو، حرام چیزوں (ٹی وی، گانے، فحش) کا داخلہ نہ ہو، تو بچے محفوظ رہیں گے۔ یوسف القرضاوی نے بیان کیا ہے کہ:

"The protection of the Muslim family requires a comprehensive strategy: strong faith, good upbringing,

[20] ابو علی حسین بن عبد اللہ ابن سینا، قانون الطب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 2005ء، ج 1، ص 95

[21] التحریم، 6

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

controlled media exposure, and an Islamic economic system[22]".

"مسلم خاندان کے تحفظ کے لیے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے: مضبوط ایمان، اچھی تربیت، کنٹرول شدہ میڈیا نمائش، اور اسلامی معاشی نظام۔"

یوسف القرضاوی نے خاندانی تحفظ کے لیے ایک جامع نقطہ نظر پیش کیا۔ پہلا عنصر مضبوط ایمان ہے، یعنی اللہ اور آخرت پر یقین اور اس کے احکام پر عمل۔ دوسرا اچھی تربیت، یعنی والدین کا بچوں کی تربیت پر توجہ دینا۔ تیسرا کنٹرول شدہ میڈیا نمائش، یعنی فحش اور گمراہ کن چینلز اور ویب سائٹس سے بچنا۔ چوتھا اسلامی معاشی نظام، یعنی سود سے بچنا، حلال کمائی کرنا، اور زکوۃ دینا۔ جب یہ چاروں چیزیں ہوں گی تو خاندان مضبوط ہو گا اور مغربی حملے ناکام ہو جائیں گے۔ ہر مسلم خاندان کو ان اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ:

"ضَعْفُ الْأُسْرَةِ يُؤَدِّي إِلَى ضَعْفِ الْأُمَّةِ، وَقُوَّةُ الْأُسْرَةِ هِيَ قُوَّةُ الْأُمَّةِ"[23]

"خاندان کی کمزوری امت کی کمزوری کا باعث بنتی ہے، اور خاندان کی مضبوطی ہی امت کی مضبوطی ہے۔"

ابن تیمیہ نے ایک عظیم اصول بیان کیا ہے کہ پوری امت کی قوت یا کمزوری اس کے خاندانوں پر منحصر ہے۔ اگر ہر مسلم خاندان مضبوط ہو، یعنی وہاں محبت، تحفظ، اخلاق، علم، اور دین کا بول بالا ہو، تو پوری امت مضبوط ہو گی۔ اگر خاندان کمزور ہوں، طلاقیں عام ہوں، بچے بے راہ ہوں، والدین کی بے عزتی ہو، تو پوری امت بھی کمزور ہو جائے گی۔ اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے خاندانوں کی مضبوطی کے لیے کوشش کریں۔ یہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں بلکہ امت کا مسئلہ ہے۔ مغربی حملے اسی لیے کامیاب ہو رہے ہیں کیونکہ وہ خاندانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔

نتائج

* مغربی طرز معاشرت دراصل جدید جاہلیت ہے جو انسان کو اللہ، خاندان اور اخلاق سے دور کر دیتی ہے۔
* مغربی ثقافت ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور تعلیمی نظام کے ذریعے مسلم خاندانوں میں داخل ہو رہی ہے۔
* انفرادیت پسندی نے خاندانی ڈھانچے کو تباہ کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں لوگ تنہا اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔
* جنسی بے راہ روی اور غیر شرعی تعلقات مسلم معاشروں میں فحاشی، نسب کی ملاوٹ اور جنسی بیماریاں لا رہے ہیں۔
* طلاقوں میں خطرناک اضافہ ہو رہا ہے جس سے بے شمار بچے تباہ ہو رہے ہیں اور خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔
* والدین اور بزرگوں کی بے عزتی عام ہو رہی ہے، اولڈ ہومز کا کلچر مسلم معاشروں میں داخل ہو رہا ہے۔
* بچوں کی تربیت تباہ ہو رہی ہے، وہ چھوٹی عمر میں ہی فحاشی، تشدد اور مادہ پرستی کا شکار ہو رہے ہیں۔

[22] Yusuf al-Qaradawi, The Muslim Family: Its Structure and Protection, Islamic Publications, Cairo, 2010, p. 203.

[23] تقی الدین احمد بن تیمیہ، مجموع الفتاوی، تحقیق عبد الرحمن بن قاسم، مجمع الملک فہد، مدینہ منورہ، 2012ء، ج28، ص145

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 03 (2025)

* مسلم خاندان کمزور ہو رہے ہیں اور ان کی کمزوری پوری امت کی کمزوری کا باعث بن رہی ہے۔
* قرآن و سنت میں خاندانی نظام کے تحفظ کے واضح احکام موجود ہیں، ان پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔
* مسلم خاندان مضبوط ہوں گے تو امت مضبوط ہو گی، اور خاندانوں کی حفاظت ہی قیامت تک جاری رہنے والی جدوجہد ہے۔

سفارشات

* گھر میں قرآن کی تلاوت، نماز کی پابندی، ذکر و اذکار، اور حلال خوراک کو یقینی بنایا جائے۔ فحش چینلز، گانے اور بری ویب سائٹس کا گھر میں داخلہ ممنوع ہو۔
* بچوں کو چھوٹی عمر سے نماز، قرآن، اخلاق اور دینی تعلیم دی جائے۔ انہیں بری صحبت اور فحش میڈیا سے بچایا جائے۔
* مسجد، مدرسہ اور اسکول مل کر بچوں کی تربیت کریں۔ والدین اور اساتذہ کے درمیان رابطہ مضبوط ہو۔
* جہیز، مہنگی شادیوں اور رسومات سے بچا جائے۔ نکاح آسان کیا جائے۔ طلاق سے پہلے مشاورت اور اصلاح کی کوششیں لازمی ہوں۔
* والدین اپنے بچوں کے موبائل فون، انٹرنیٹ اور ٹی وی کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ فحش اور گمراہ کن مواد سے بچانے کے لیے فلٹرز اور محتاط نگرانی کا نظام بنایا جائے۔

مصادر و مراجع

- القرآن الکریم۔
- ابن تیمیہ، تقی الدین احمد۔ مجموع الفتاویٰ۔ تحقیق: عبد الرحمن بن قاسم۔ مدینہ منورہ: مجمع الملک فہد، 2012ء۔
- ابن سینا، ابو علی حسین بن عبد اللہ۔ قانون الطب۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2005ء۔
- ابن المبارک، عبد اللہ۔ کتاب الزہد۔ تحقیق: حبیب الرحمن الاعظمی۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2010ء۔
- ابن قیم الجوزیہ۔ اقتضاء الصراط المستقیم لمخالفۃ اصحاب الجحیم۔ تحقیق: محمد حامد الفقی۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2010ء۔
- ابن قیم الجوزیہ۔ الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی۔ بیروت: دار المعرفہ، 2008ء۔
- ابو داؤد، امام سلیمان بن الاشعث۔ سنن ابی داؤد۔ ریاض: دار السلام، 2001ء۔
- البخاری، امام محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ بیروت: دار ابن کثیر، 2002ء۔
- الترمذی، امام محمد بن عیسیٰ۔ الجامع الصحیح۔ ریاض: دار السلام، 2000ء۔
- الغزالی، محمد۔ السنۃ النبویۃ بین اہل الفقہ و اہل الحدیث۔ قاہرہ: دار الشروق، 2000ء۔
- الغزالی، امام محمد بن محمد۔ احیاء علوم الدین۔ جدہ: دار المنہاج، 2011ء۔
- سید قطب۔ معالم فی الطریق۔ قاہرہ: دار الشروق، 1979ء۔
- al-Qaradawi, Yusuf. The Muslim Family: Its Structure and Protection. Cairo: Islamic Publications, 2010.

- Ariès, Philippe. Centuries of Childhood: A Social History of Family Life. New York: Vintage Books, 1962.
- Atchley, France E. A. Social Forces and Aging: An Introduction to Gerontology. Belmont: Wadsworth Publishing, 2014.
- Coontz, Stephanie. The Way We Never Were: American Families and the Nostalgia Trap. New York: Basic Books, 2016.
- Gerbner, George. The Violence Profile: An Analysis of the Effects of Television Violence. Philadelphia: Annenberg School of Communications, 1977.
- Mead, Margaret. Sex and Temperament in Three Primitive Societies. New York: William Morrow, 1935.
- Putnam, Robert D. Bowling Alone: The Collapse and Revival of American Community. New York: Simon & Schuster, 2000.
- Tocqueville, Alexis de. Democracy in America. Translated by Harvey Mansfield. Chicago: University of Chicago Press, 2000.